إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ

تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ!

تہمتِ وہابیت
اور
علمائے دیوبند

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی صاحب مدظلہ العالی

پسند فرمودہ

حضرت مفتی عبد المجید دین پوری مدظلہ

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾

"تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ۔"

تہمتِ وہابیت
اور
علمائے دیوبند

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہ

مکتبۃ الشیخ

۴۴۵/۳ بہادر آباد کراچی نمبر ۵

فون: ۰۲۱۳-۴۹۳۵۴۹۳

۰۳۲۱-۲۲۷۷۹۱۰

نام کتاب .... تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند

مؤلف .... جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہٗ

ناشر .... مکتبة الشیخ ۳/۴۴۵ بہادر آباد کراچی

فہرست مضامین

یہ ایک بڑی تحقیق ہوگی۔

(پیش لفظ فتاویٰ رضویہ جلدپنجم حصہ اوّل، صفحہ ۳۰ مطبوعہ لاہور)

شیخ محمد اکرام اپنی کتاب ''موج کوثر'' میں رقمطراز ہیں:

صوبجاتِ متحدہ کی جس بستی رائے بریلی میں مولانا سید احمد بریلوی پردہ عدم سے ظہور میں آئے تھے اس کی ایک ہم نام بستی بانس بریلی میں ۱۲۷۲ھ میں ایک عالم پیدا ہوئے۔ مولوی احمد رضا خان انہوں نے کوئی پچاس کے قریب کتابیں مختلف نزاعی اور علمی مباحث پر لکھیں اور نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی وہ تمام رسوم فاتحہ خوانی، چہلم، برسی، گیارہویں، عرس، تصورِ شیخ، قیام میلاد، استمداد از اہل اللہ اور گیارہویں کی نیاز وغیرہ کے قائل ہیں ان کے اختلاف صرف وہابیوں ہی سے نہیں بلکہ وہ دیوبندیوں کو بھی غیر مقلد اور وہابی کہتے ہیں۔ بعض بریلوی تو شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ جیسی ہستیوں کو بھی کافر کہنے میں تامل نہیں کرتے۔ (موج کوثر: صفحہ ۷۰)

اس کے برعکس آپ مسلک دیوبند کی کتابیں مطالعہ کریں ہزاروں کتابیں پڑھ جائیے مگر کسی کتاب، مضمون، تقریر یا رسالے میں کسی بریلوی عالم یا ان کے مسلک سے متعلق اوّل تو کوئی تذکرہ نہیں ملے گا اگر کہیں ضمنی طور پر تذکرہ ہوگا بھی تو اوّل تو بہت مختصر اور وہ بھی نہایت شائستگی کے ساتھ (اس کی مثالیں آگے ہم نے پیش کی ہیں) ان کی زبانیں متین، کلام مہذب، لب ولہجہ شائستہ اور انداز حلم و بردباری کا ہے۔ ان کی تصانیف میں، ان کی تقاریر میں کبھی غیظ وغضب کا اظہار نہیں۔ کسی بھی موقع پر وہ جذباتی اور اشتعال انگیزی کر کے اُمت مسلمہ میں تفریق ڈالنا گوارا نہیں کرتے کیونکہ ان کی حجت کتاب وسنت ہے۔ جس

کی روشنی میں وہ اپنے مدعا کو ثابت کرتے ہیں اس عمل میں ظاہر ہے کہ بدتہذیبی اور ناشائستگی کی قدرتاً گنجائش ہو ہی نہیں سکتی۔ اس سلسلے میں حضرات دیوبند کی چند تحریریں ملاحظہ فرمائیں:

مخالفین سے متعلق علماءِ دیوبند کا طرزِ عمل

(۱) تذکرۃ الرشید:

میں لکھا ہے کہ مولانا مولوی سراج احمد صاحب نے ایک مرتبہ چاہا کہ مولوی احمد رضا خاں کی فحش گوئی کا ترکی بہ ترکی جواب دیا جائے تو حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''میاں! کیا دھرا ہے ان قصوں میں؟ آدمی جس قدر وقت کسی کی برائی میں صرف کرے اتنے وقت اگر اللہ اللہ کرے تو کتنا نفع ہو؟'' بدگوئی اور خرافات نویسی کی انتہائی ایذائیں آپ کو مولوی احمد رضا خاں سے پہنچیں مگر آپ نے عمر بھر بھی ایک کلمہ بھی ایسا نہیں کہا جس سے یہ معلوم ہو کہ آپ ان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔

(۲) حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل بہت کثرت سے میلاد شریف پڑھتے ہیں اور دوسروں سے پڑھواتے ہیں آپ ایسا کیوں نہیں کرتے؟ مولانا نے جواب دیا: ''ان کو حبِ رسول کا بڑا درجہ حاصل ہے دعا کرو کہ وہ مجھے بھی نصیب ہوجائے۔''

(۳) ایک پیر صاحب بازاری عورتوں کو بھی مرید کر لیتے تھے۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی مجلس میں ایک صاحب نے ان کو برا کہا تو حضرت نے بہت ناراضگی سے فرمایا: